Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہار شنبہ
۲۰ شوال سنہ ۱۳۷۰ ہجری

جلد ۳۹/۵ | ۲۵ وفا سنہ ۱۳۳۰ ہش | ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۷۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"تمام دنیا کے لوگوں پر اس نے بتوں کا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔ اور خداوند مقتدر کا زور اس نے کھول کر دکھا دیا ہے۔ تاکہ کوئی بتوں کی تعریف اور پرستش کرنے والا اور بت بنانے والا خدا تعالیٰ کی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔ سچائی اور راستی اور نیکی بات کا عاشق اور جھوٹ اور فساد اور ہر ایک برائی کا دشمن۔ آقا ہو کر عاجزوں کی غلامی اختیار کرنے والا بادشاہ ہو کر بے کسوں کا خادم۔ جو شفقت اور محبت خلق خدا نے اس سے دیکھی ہے دنیا میں کسی نے اپنی ماں کی طرف سے نہیں دیکھی گی" (براہین احمدیہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جولائی۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بدستور کل تا حال شکایت ہے تمام دائیں ٹانگ میں شدید درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

لاہور ۲۴ جولائی۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بفضلہ تعالےٰ آرام ہے۔

پنڈت نہرو کی طرف سے خان لیاقت علی خاں کے دوسرے خط کا جواب موصول ہو گیا

کراچی ۲۴ جولائی۔ پاکستانی سرحدوں کے قریب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہندوستانی فوجوں کے زبردست اجتماع کے متعلق وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو جو دوسرا مراسلہ بھیجا تھا انہی دہلی سے آج اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ کل مرکزی کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں اس جواب پر غور کیا جائے گا۔ تمام صوبائی گورنر اور وزراء اعظم ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال پر وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں سے مشورہ کرنے کے بعد آج صبح اپنے اپنے دارالحکومتوں میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ واپس پہنچ گئے ——— پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے جمع ہونے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے لنڈن کے اخبار "ٹائمز" نے لکھا ہے کہ اگر دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے جلد کوئی موثر قدم نہ اٹھایا تو موجودہ کشیدگی کے نتائج بہت تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔ دونوں کو باہمی مفاہمت سے سرحدوں کی دونوں جانب ایک مقررہ فاصلہ تک اپنی فوجیں ہٹا لینی چاہئیں۔ اخبار نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس سلسلے میں سرحدوں پر خاص نگاہ رکھیں اور صورت حال کا مطالعہ کرتے رہیں — اخبار نے مزید لکھا ہے کہ اگر سلامتی کونسل کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم کشمیر میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کرانے کیلئے ہندوستان کو رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا سب سے بڑا سبب دور ہو جائیگا ——— ایک اور اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے ہندوستان پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ وہ کشمیر کے منصفانہ حل میں تاخیر کا باعث بنا ہوا ہے

اس نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں کشمیر کے مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان کا یہ مطالبہ کہ کشمیر کے معاملے میں سلامتی کونسل دخل نہ دے ویسا ہی ہے جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم سے قبل ہٹلر نے برطانیہ اور فرانس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ چیکوسلواکیہ اور پولینڈ وغیرہ ممالک میں جرمنی کی مداخلت کا کوئی نوٹس نہ لیں اور ان معاملات میں خواہ مخواہ اپنی ٹانگ نہ اڑائیں۔ آخیر میں اس نے لکھا ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو جنگ کو زیادہ عرصہ تک روکا نہیں جا سکتا۔

مصر کے لاہور اخبار "الزمان" نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اس وقت جو کشیدگی پائی جاتی ہے اس سے دنیا کا امن خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

سول ڈیفنس کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۲۴ جولائی۔ سول ڈیفنس مشاورتی کمیٹی نے جس کا ایک اجلاس آج وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید دستی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ فیصلہ کیا ہے کہ متعدد اداروں کی طرف سے جو تجاویز موصول ہوئی ہیں انہیں ایک ہی منصوبہ کی شکل میں مربوط کر دیا جائے۔

حاجیوں کا جہاز جدہ پہنچ گیا

جدہ ۲۴ جولائی۔ عازمین حج کا جہاز ایس۔ ایچ رضوانی جو اس مہینے کی دس تاریخ کو کراچی سے روانہ ہوا تھا ۲۱ جولائی کو جدہ پہنچ گیا۔

حکومت ایران نے آئل کمپنی کے ساتھ از سر نو بات چیت کرنے کے لئے اپنی تجاویز ہیری مین کے حوالے کر دیں

تہران ۲۴ جولائی۔ حکومت ایران نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے ساتھ دوبارہ بات چیت کرنے کے لئے اپنی نئی تجاویز آج صدر ٹرومین کے خاص نمائندہ مسٹر ایورل ہیری مین کے حوالے کر دیں۔ وہ یہ تجاویز برطانوی سفیر مقیم ایران کو دیدیں گے تاکہ ان کی وساطت سے یہ تجاویز برطانیہ کے دفتر خارجہ تک پہنچ جائیں۔ ان تجاویز میں بتایا گیا ہے کہ ایرانی حکومت کن بنیادوں پر آئل کمپنی سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے تیار ہے یہ تجاویز کل رات گئے ایرانی کابینہ کے ایک اجلاس میں طے ہوئی تھیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مسٹر ہیری مین نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دو علیحدہ علیحدہ کمپنیاں قائم کی جائیں۔ ایک خالص قومی بنیادوں پر قائم ہو وہ تیل نکالنے کا کام کرے دوسری کمپنی اس تیل کو دوسرے ممالک تک پہنچانے کی ذمہ دار ہو۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایران کی برطانیہ سے قطعاً کوئی چپقلش نہیں ہے۔ اس کی لڑائی صرف کمپنی سے ہے۔ ورنہ برطانیہ کے ساتھ تو اس کے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ بعض ایرانی اخباروں میں امریکہ کے خلاف جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پراپیگنڈا میں غیر ملکی عنصر کا ہاتھ ہے اور اکثر و بیشتر یہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے بعض ملازمین کے اشاروں پر ہو رہا ہے۔

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے جو صورت حال پیدا ہو چکی ہے اس کے متعلق مصر میں پاکستان کے سفیر عبد الستار سیٹھ نے آج مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین بے کے ساتھ بات چیت کی۔

گورنر پنجاب کی مراجعت

لاہور ۲۴ جولائی۔ پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر آج صبح کراچی سے واپس لاہور تشریف لے آئے۔ وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ بھی کل یہاں پہنچ جائیں گے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس خریدنے کی اپیل

لاہور ۲۴ جولائی۔ پنجاب کے وزیر زراعت صوفی عبد الحمید نے جو پنجاب مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں اہل پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ روپیہ پس انداز کر کے زیادہ سے زیادہ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تحریکِ جدید کے وعدہ کنندگان کے لئے لمحۂ فکریہ

"میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں مال خرچ کرنا کبھی بھی انسان کے لئے کمی کا موجب نہیں ہوتا۔ صرف ایمان چاہیئے اور توکل چاہیئے۔ جب یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں۔ تو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور فریضۂ تبلیغ

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ فریضۂ تبلیغ کو بفضلہ تعالےٰ اس وقت صرف احمدی احباب ہی سرانجام دے رہے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے دین غالب ہونے کے زبردست دلائل جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہیں اور تنظیم کی نعمت بھی جماعت احمدیہ ہی کو میسر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جس جگہ بھی تین سے زیادہ احمدی ہیں وہ اپنے میں سے ایک شخص کو سیکرٹری بنائیں۔ تاکہ کم از کم ایک شخص کی خاص توجہ اس مقدس فریضہ کی طرف قائم کی جائے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو اطلاعات اس وقت دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کو ملحوظ رکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ابھی تک بہت سی جماعتوں نے اپنے اس اہم فریضہ کو نہیں پہچانا۔ لہٰذا جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے سیکرٹری تبلیغ کا انتخاب نہیں کیا۔ وہ یہ اطلاع ملتے ہی فوراً اجلاس کر کے سیکرٹری تبلیغ کا انتخاب کر کے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دیں۔ تاکہ دفتر ہذا وقتاً فوقتاً ان کو ضروری ہدایات سے اطلاع دیتا رہے۔ اور اس طرح سے ان کو تبلیغ کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ اور بہتر نتائج پیدا ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

حصول وظائف کے لئے تحریک

امسال بعض مشکلات کی وجہ سے نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت بیت المال کی تجویز اور اجازت کے مطابق احباب جماعت سے طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کے لئے وظائف کی وصولی کے سلسلہ میں بعض اساتذہ بہت جلد جماعتوں کا دورہ کرنے والے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی تحریک فرمائی تھی کہ ذی ثروت احباب اپنی طرف سے ایک ایک طالب علم کا خرچ ادا کریں۔ مجلس شاورت میں بھی یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ جن جماعتوں کا ماہوار چندہ ۵ صد روپیہ یا اس سے اوپر ہے۔ وہ ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں۔ یا اپنے خرچ پر اپنی جماعت کی طرف سے کسی طالب علم کو پڑھائیں۔ ان تحریکوں اور فیصلوں کی تعمیل کے لئے اور نظارت بیت المال کی اجازت کے مطابق احباب سے فراہمی چندہ کے لئے بہت جلد مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مجاہد بخارا استاد جامعہ احمدیہ احباب کے پاس پہنچیں گے۔ نظارت بیت المال کی طرف سے ان کے پاس باقاعدہ رسید بک ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ جناب مولوی صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور اس نیک تحریک میں پورے طور پر شرکت فرمائیں۔ تاکہ واقف زندگی طلباء کی دینی تعلیم میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ اور انہیں مناسب رقوم بطور وظائف دی جا سکیں۔ امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے علاوہ بعض اور استاد بھی اس تحریک کے لئے جماعتوں میں تشریف لے جائیں گے۔

(ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ہندوستان کے احباب مطلع رہیں

مولوی علی محمد صاحب لون ساکن شورت کشمیر سابق دیہاتی مبلغ کو بعض شکایات کی بناء پر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے دیہاتی مبلغین کے عملہ سے فارغ کیا جا چکا ہے۔ ان کے متعلق یہ شکایات کئی بار موصول ہوئی ہیں کہ انہوں نے بعض احمدی احباب سے نامناسب رنگ میں روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ احباب ان سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

تفسیر سورۂ کہف

یہ وہی سورۂ شریف ہے جس میں زمانہ حاضرہ کے واقعات اور ان کے آئندہ اثرات کا مکمل نقشہ خدا تعالےٰ نے کھینچا ہے۔ اس زمانہ کی زبردست طاقتوں کمیونزم اور ڈیماکریسی کے حالات اور انجام کا اگر آپ جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس سورۂ شریف کا مطالعہ فرمائیں۔ ہم روزمرہ اسی زمین پر چلتے ہیں مگر یہ زمین ہمارے لئے خزانے نہیں اگلتی۔ مگر وہ شخص جو زمین کے خزانوں کے راز سے واقف ہے۔ اس کے لئے اس زمین کا سینہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم ہم روزانہ مطالعہ کرتے ہیں۔ مگر اس کے معارف اور حقائق نہ عربی علم ادب کے جاننے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور نہ کسی دیگر علم کے ذرائع سے اس کے لئے صرف اور صرف کامل ایمان کی ضرورت ہے۔ حقیقی مومن ہی قرآن کریم کے معارف کے موتی چن سکتا ہے۔ اس زمانہ کے مرد کامل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے سورۂ کہف کی جو تفسیر کی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ آپ خود پڑھیں اور اپنے دوستوں کو پڑھائیں۔ اور ان غیر احمدی احباب کو جو آپ کے زیر تبلیغ ہیں پڑھنے کے لئے دیں۔ تا ایک طرف انہیں قرآن کریم کے معارف اور حقائق کا علم ہو۔ اور دوسری طرف انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہو سکے۔ کہ اس سورۃ کے مفسر کا خدا تعالےٰ سے کتنا تعلق ہے۔

ہدیہ صرف عہ ہے۔ بک ڈپو تحریک جدید سے مل سکتی ہے۔ (وکیل الدیوان)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ جس کے لئے ابھی سے انتظامات کرنے ضروری ہیں۔ جہاں تک مرکزی طریق کار کا سوال ہے۔ وہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ اب صرف سامان کی خرید کا کام شروع کرنا باقی ہے۔ لیکن اس کا انحصار مجالس کے تعاون پر ہے۔ جتنی جلدی مجالس کی طرف سے اجتماع کا چندہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچے گا۔ اتنی ہی سرعت سے مرکز ضروری سامان مہیا کر سکے گا۔ اشیاء خوردنی کی قیمتیں دن بدن چڑھ رہی ہیں۔ اس بارہ دیر مالی نقصان کا باعث ہوگی۔

جملہ مجالس حالات کا پورے طور پر جائزہ لیں۔ اور اپنے فرائض کو پہچانتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو ادا کریں اور مرکز کو اس قسم کی سہولت دیں کہ مرکز اطمینان کے ساتھ اچھی طرح دیکھ بھال کر کے ضروریات اجتماع فراہم کر سکے اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب مجالس جلد سے جلد چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوا دیں خدام الاحمدیہ کی جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ تفصیل کوپن پر درج کرنی ضروری ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان اخراج از جماعت

خواجہ نذیر احمد صاحب (ایم۔ ایس۔ سی) ولد خواجہ جلال الدین صاحب سیالکوٹی جو سالہا سال سے تحریک جدید سے وظیفہ لے کر پڑھ رہے تھے اور جن پر غالباً سات آٹھ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہو رہے۔ اور مختلف بہانے کر کے بھاگ رہے ہیں۔ جب وکیل الدیوان نے ان کو بلوایا تو انہوں نے یہ جواب لکھ بھیجا کہ آپ کو کونسا ایسا لمبا کام ہے جس کیلئے میں ربوہ آؤں۔ جب آپ لاہور آئیں تو مجھے اطلاع دیدیں وہاں مل لوں گا۔ ان حالات میں ان کی بے ایمانی اور بددیانتی ثابت ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ان کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ کسی احمدی کو خواہ وہ ان کا کتنا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ان سے بولنے اور معاملہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں اور سیالکوٹ کی جماعت ایسے احکام کی تعمیل میں بہت سست ثابت ہوئی ہے اور ان پر اچھی طرح واضح کیا جاتا ہے۔ اور امیر جماعت سیالکوٹ کا فرض ہے کہ جماعت پر اچھی طرح یہ بات واضح کر دیں کہ کسی آدمی نے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا ان سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھا تو اسے جماعت خارج کر دیا جائے گا۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

روزنامہ ———— الفضل ———— لاہور

۲۵ جولائی ۱۹۵۱ء

آل پاکستان مسلم لیگ کی قرارداد

آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ۲۲ جولائی ۱۹۵۱ء کو کراچی میں پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی افواج کے اجتماع کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے۔ وہ بہر وجوہ نہائت معقول اور حوصلہ افزا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جہاں پاکستان نے شروع ہی سے مسلسل یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات نہ صرف قائم رکھے۔ بلکہ ان کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ وہاں بھارت نے متواتر پاکستان کو سخت آزمائش کی حالت میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اگر ہم تقسیم سے لے کر آج تک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ظاہر ہوگا کہ اس کے باوجود کہ بھارت نے بہت سے ایسے مواقع دیدہ و دانستہ پیدا کئے کہ اگر پاکستان کی بجائے کوئی اور ملک ہوتا۔ تو دونوں مملکتوں میں کب سے جنگ چھڑ چکی ہوتی۔ پاکستان عوام کے جذبات کے علی الرغم نہائت حوصلہ مندی سے کام لیتا چلا آیا ہے۔ اور بعض دفعہ نقصان اٹھا کر بھی امن کی فضا قائم رکھتے بلکہ اس کو ترقی دینے میں کامیاب ہوتا رہا ہے۔

یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ تمام دنیا کا یہی تاثر ہے۔ خاصکر معاملہ کشمیر میں جو ناقابل فہم دنیا کی رائے عامہ کے خلاف اور خود اپنے ادعا کے متضاد بھارت نے موقف اختیار کر رکھا ہے۔ اقوام عالم کے سامنے اس کی کوئی نیک نامی کا باعث نہیں ہو رہا۔

ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ دونوں ملکوں کی بہبودی اسی میں ہے۔ کہ اپنے باہمی تعلقات کو اس حد تک خوشگوار رکھیں کہ دونوں اپنی اپنی شہریوں کی خوشحالی کے لئے نچنت ہو کر پوری پوری توجہ دے سکیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے تقسیم کی بھی یہی غرض تھی کہ اس برصغیر کی دو بڑی قومیں ان نزاعاتی تفکرات سے فارغ ہو جائیں۔ جو اس کی ترقی کی راہ میں حائل ہو سکتے ہیں۔ تقسیم ایسے حالات میں ایک نہائت ہی منصفانہ قدم تھا۔ اور بھارت کے موجودہ برسر اقتدار لیڈروں نے اسکو تسلیم کر لیا تھا۔ اور اگرچہ تقسیم میں بھی پاکستان کو سخت نقصان ہوا۔ اس نے مشترکہ فیصلہ کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا۔ اور بجائے شکوہ و شکایت میں وقت ضائع کرنے کے نہائت صبر و استقلال کے ساتھ اپنے لنڈورے ملک کو جیسا کہ کہا جاتا تھا سنبھالنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔

کشمیر کے معاملہ میں بھی پاکستان یہ نہیں کہتا کہ یہ ہمارے ملک کا حصہ ہے ہمیں دے دو بلکہ وہ صرف یہ کہتا ہے کہ

. . . .

. . . کشمیر کے لوگوں کو موقعہ دو۔ کہ وہ آزادانہ فضا میں حق خود اختیاری کا استعمال کر سکیں۔ یہ وہی بات ہے جو بھارت نے خود کہی اور اب تک بھی کہتا ہے۔ مگر عمل میں نہیں آنے دیتا۔ اور تمام دنیا کی ڈکشنریوں کے خلاف امن کی فضا کے یہ معنے کرتا ہے۔ کہ امن کی فضا وہ ہوتی ہے۔ جس میں بھارتی فوجوں کی تلواریں چکا چوند پیدا کر رہی ہوں۔

اب یہی امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے اس نے پاکستانی سرحدوں پر اپنی فوج بکھیر دی ہے پاکستانی شہریوں کے جذبات کی آزمائش اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے؟

اس پر بھی پاکستان نے ایسی ہوشمندی دکھائی ہے۔ جو ایسے موقعہ پر کوئی قوم نہیں دکھا سکتی۔ جس کا اندازہ اس قرارداد سے ہوتا ہے۔ جو آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے منظور کی ہے۔ اور جس میں نہ صرف پاکستان کے گزشتہ موقف کی تاریخ ہی برجستہ الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے۔ بلکہ اپنے موجودہ اور آئندہ موقف کی وضاحت بھی پُر زور الفاظ میں کی ہے۔ یہ الفاظ واقعی ایک معزز غیرتمند بہادر مگر امن جو قوم کی شان کے شایان ہیں۔ اور یقیناً ان الفاظ میں ہر پاکستانی کے دل کی دھڑکن جھلکتی ہے۔

سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کا معیار

مودودی صاحب نے لو تقول علینا بعض الاقاویل کے جو غلط معنے کئے ہیں کل ہم نے ان کی وضاحت کی تھی۔ اس ضمن میں آپ کا جو حوالہ ہم نے نقل کیا ہے اس کے آخری الفاظ حسب ذیل ہیں

"محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعوے کرے۔ اس کی بات کو ان معیاروں پر نہیں جانچا جائے گا۔ جو آپ نے پیش کئے ہیں۔ بلکہ اسے پورے اطمینان کے ساتھ اس بنیاد پر رد کر دیا جائیگا کہ قرآن و احادیث صحیحہ اس معاملہ میں قطعی ناطق ہیں کہ آنحضرت کے بعد اب کوئی نبی آنے والا نہیں"۔

اس کے آگے مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"میں ان دلائل سے بھی واقف ہوں جو (حضرت) مرزا (صاحب علیہ السلام) اور انکے متبعین نے باب نبوت کے کھلے ہونے پر قائم کئے ہیں مگر میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں کہ ان دلائل سے اگر کوئی متاثر ہو سکتا ہے تو وہ صرف بے علم یا کم علم آدمی ہو سکتا ہے۔ ایک صاحب علم آدمی کو تو ان کے دلائل دیکھ کر صرف ان کے جہل ہی کا یقین ہوتا ہے"۔

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۷۶)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ سائل نے سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کا ایک معیار قرآن کریم سے پیش کیا تھا آپ نے ان آیات کی غلط توجیہہ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ یہ بھی مزید فرمایا ہے کہ سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کی اب حاجت ہی نہیں۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا۔

اپنے اس ادعا کے ثبوت میں آپ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امکان نبوت کے حامیوں کو چند متکبرانہ گالیاں ہیں اور بس۔ آپ فرماتے ہیں کہ امکان نبوت کے حق میں جو دلائل ہیں۔ چونکہ وہ انہوں نے دیکھے ہوئے ہیں اور چونکہ وہ خود ان کے لاطائل ہونے کے قائل ہیں۔ اس لئے ان سے جو متاثر ہوتا ہے وہ بے علم ہی نہیں بلکہ جاہل ہے۔ کتنی پائدار دلیل ہے؟ اگر امکان نبوت ماننے والے بھی اس کے جواب میں کہدیں کہ جو ان دلائل سے متاثر نہیں ہوتا۔ وہ محض نیم ملّا خطرۂ ایمان ہے تو مودودی صاحب کو تو یقیناً ذرا بھی ملال نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہوگا مگر سوال یہ ہے کہ اس سے مسئلہ زیر بحث پر کیا روشنی پڑتی ہے۔

مودودی صاحب یہ تو مانتے ہیں کہ امکان نبوت ماننے والوں کے پاس کچھ دلائل ہیں۔ اور خواہ آپ ان سے متاثر نہ ہوں۔ مگر ان سے متاثر ہونے والوں کو گالیاں دینا کہاں کی شان علمیت ہے۔ بہر خواہ یہ دلائل آپ کو متاثر نہ کریں۔ مگر ان دلائل کی موجودگی یہ تو ثابت کرتی ہے کہ نبوت کے امکان و عدم امکان کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ اگر آپ کے نزدیک امکان کے دلائل کمزور ہیں تو بعض دوسروں کے نزدیک وہ اٹل ہیں۔ تو کیا ایسے مسئلہ کے لئے جو آپ کے نزدیک ثابت ہے۔ اور دوسروں کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ مسئلہ زیر بحث کو غت ربود کرنے کی کوشش کرنا گریز نہیں ہے ایک ایسا شخص جو امکان نبوت کے دلائل سے پورا پورا متاثر ہے۔ اور جو ایک مدعی نبوت کی صداقت میں قرآن کریم کا ایک معیار پیش کرتا ہے۔ کیا اس کی تسلی محض ایسی تعلیوں اور متکبرانہ گفتگو سے ہو سکتی ہے۔ جس کا اختتام متاثر ہونے والے کو بے علمی اور جہل کے طعنوں پر کیا گیا ہو۔ آخر یہ کیا طرز کلام ہے؟ اور یہ کیا دلیل ہے؟ قرآن کریم اور احادیث میں جو کچھ "ختم نبوت" کے متعلق آیا ہے اس پر طویل بحثیں ہو چکی ہیں۔ اور آپکے مقابل ہمارا دعوے ہے۔ کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ایک بھی لفظ نہیں جو "ختم نبوت" کے ان معانی پر دلالت کرتا ہو۔ جو فیج اعوج کے زیر اثر مولویوں نے بنا کر پھیلا رکھے ہیں۔ اور جن کی تردید ہر زمانے کے علمائے حق غیر مبہم لفظوں میں کرتے رہے ہیں۔

ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ مسئلہ یقیناً متنازعہ ہے۔ اور متنازعہ مسئلہ کی آڑ لے کر صحیح جواب سے گریز کرنا۔ حالانکہ اس سے پہلے اس کی ایک سراسر غلط توجیہہ بھی پیش کی ہو مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ ساری دنیا دودھ کو سفید کہے تو کہے ہے وہ سرخ ہی۔ یہ تو ہٹ دھرمی اور ضد کہلاتی ہے۔ اور مدعی دعوت کے لئے تو یہ طریق گفتگو بے حد نامناسب ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ کو عدم امکان نبوت پر خود انشراح نہیں ہے۔ ورنہ آپ پہلے آیات "لو تقول" کی ایسی توجیہہ ہی نہ فرماتے جو کلام اللہ کو نعوذ باللہ مضحکہ خیز بنا دیتی ہے اگر آپ کو واقعی انشراح ہوتا تو آپ صاف صاف کہتے کہ سچے نبی کی پہچان کے خواہ قرآن کریم میں بیسیوں نشان اور معیار ہوں۔ جیسا کہ واقعی ہیں۔ چونکہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبوت بند ہو گئی۔ اس لئے اب کسی مدعی نبوت کے تعلق میں ان پر غور کرنے کی ضرورت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام قرآن کریم سچے نبی کی پہچان کے نشانات سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کس کس نشان کی کھینچ تان کر تاویل کرتے جائیں گے۔

فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون

یعنی تحقیق میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں کاش کہ تم اتنا ہی سوچتے۔

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

یعنی اللہ تعالےٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور آخر میں کامیاب ہوں گے۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم اول پر)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

نائیجیریا میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

اسلام کی روز افزوں ترقی

لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ میٹنگز کا انعقاد نیوز لیٹرز کی اشاعت پریس سے تعلقات

رپورٹ جون ۱۹۵۱ء

از مکرم نسیم سیفی صاحب بی اے از لیگوس

خاکسار ایک سال اور پانچ ماہ کے بعد تیرہ جون ۱۹۵۱ء کو واپس نائیجیریا پہنچا۔ بندرگاہ پر برادرم مکرم قریشی محمد افضل صاحب کے علاوہ جماعت کے بہت سے احباب تشریف لائے تھے۔ اگرچہ انہیں معلوم تھا کہ ربوہ سے روانہ ہوئے مجھے تقریباً آٹھ ماہ ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان میں سے اکثر دوستوں نے سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق پوچھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود مرکز سے ہزاروں میل دور ہونے کے حضرت امیر المومنین کی محبت میں کسی سے کم نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ازدیاد ایمان عطا کرے اور ان کے اخلاص کو اور بھی زیادہ کرے۔ آمین

قریشی صاحب کی روانگی

برادرم قریشی محمد افضل صاحب واپس پاکستان جانے کے لئے تیئیس ۲۳ جون کو لیگوس سے روانہ ہو گئے۔ آپ کے لئے کانو سے ہوائی جہاز کا انتظام پہلے سے کیا جا چکا تھا۔ اور چھ جولائی کو آپ کو وہاں سے خرطوم کے لئے روانہ ہونا تھا۔ لیکن چونکہ شمالی علاقہ میں آپ نے ایک عرصہ تک کام کیا ہے۔ اس لئے واپس روانگی سے قبل آپ نے مناسب سمجھا کہ چند روز اپنے پرانے مرکز میں بھی گذارتے جائیں۔ چنانچہ ۲۳ جون سے چھ جولائی تک چند روز آپ زاریہ میں رہے اور چند روز کانو میں۔ اور چھ جولائی کو برادرم جنجوعہ صاحب کی معیت میں کانو سے خرطوم کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ دونوں کو بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچائے آمین

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

چھ لائبریریوں کو انگریزی قرآن کریم کا دیباچہ ارسال کیا ان میں سے ایک لائبریری یونیورسٹی کالج کی ہے جس میں اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری کئی کتابیں موجود ہیں۔ اور باقی لائبریریاں مختلف بڑے بڑے شہروں کی ہیں۔ جہاں امید کی جاتی ہے کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان کتب سے فائدہ اٹھا سکے گی۔

لنڈن سے لیگوس تک بحری جہاز میں جو میرے ہمسفر تھے ان کو بعض کتابیں ارسال کی گئیں امید ہے کہ ان میں سے چند ایک کے ساتھ آئندہ تعلقات قائم رکھے جا سکیں گے۔ اور گاہے گاہے تبلیغ کی راہ پیدا کی جایا کرے گی۔ انشاء اللہ۔ جب سے ہم نے نیوز لیٹر اور پیغام احمدیت سیریز شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری رسائی پہلے کی نسبت بہت زیادہ لوگوں تک ہونے لگی ہے۔ سکولوں کے طلباء کے اکثر خطوط آتے ہیں کہ ان کو مزید لٹریچر ارسال کیا جائے۔ چنانچہ اس دوران میں آئے ہوئے خطوط کے جواب میں لٹریچر ارسال کیا گیا۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (حبشہ) کی فرمائش پر ان کو بھی لٹریچر ارسال کیا گیا۔ اگرچہ ان کی تمام مطلوبہ کتابیں تو ارسال نہ کی جا سکیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہمارے پاس تھا۔ اس میں سے ان کو بھیج دیا گیا

ایک نوجوان نے یہاں سے مکرم جناب خانصاحب فرزند علی صاحب کو لٹریچر کے لئے لکھا ہوا تھا۔ ان کی فرمائش انگلستان سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی تو ان کو لٹریچر ارسال کیا گیا۔ اب ان کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے اور انہوں نے مزید واقفیت کے لئے مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا ہے

یہاں کے ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر کو چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی کتاب "ہیڈ آف دی احمدیہ موومنٹ" ارسال کی گئی۔ اور اسی طرح ایک نیشنلسٹ اخبار کے ایڈیٹر کو بھی لٹریچر بھیجا۔

مکرم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا مضمون جو حال ہی میں امریکہ مشن نے شائع کیا ہے۔ اسکی ایک کاپی یونیورسٹی کالج کے لائبریرین کو ارسال کی۔

زائرین دار التبلیغ

یوں تو مشن ہاؤس میں اکثر لوگ آتے رہتے ہیں لیکن عرصہ زیر رپورٹ میں ایک صاحب قابل ذکر ہیں۔ یہ ویسٹ انڈیز کے رہنے والے ہیں۔ اور دیر سے اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اب اسلام کے متعلق چند ایک کتب خریدنے آئے تھے۔ چنانچہ ان کی مطلوبہ کتب کے علاوہ ان کو بعض اور کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ انہوں نے احمدیت کا بھی مطالعہ کیا ہے اور احمدی ہونے کے خیال کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت سے نوازے۔ آمین

دو نوجوانوں نے اس عرصہ میں مشن ہاؤس میں آکر یسرنا القرآن پڑھنا شروع کیا۔ ان میں سے ایک یہاں ایک فرم میں ملازم ہیں۔ اور اس فرم میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ چنانچہ ان کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔ اور جب وہ مشن ہاؤس آئے۔ تو قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تجویز پر انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ چنانچہ اب وہ اور ان کے ایک رشتے کا بھائی باقاعدگی کے ساتھ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں۔ جو دوست فرم میں ملازم ہیں۔ وہ عنقریب ہی مزید تعلیم کے لئے امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے بھائی یہاں سکول کی آخری کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اس سال وہ بھی فارغ التعلیم ہو جائیں گے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو احمدیت کی روشنی دیکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ہفتہ وار اخبار کے چیف ایڈیٹر بھی مشن ہاؤس میں آئے۔

میٹنگز

برادرم قریشی صاحب کی روانگی کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ لیگوس نے ایک الوداعی پارٹی کی تقریب پیدا کی۔ سیکرٹری صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ خاکسار نے صدارت کی۔ اور خدام الاحمدیہ کی توجہ بعض ضروری امور کی طرف دلائی اور انہیں بتایا کہ قریشی صاحب کی خدمات کا اعتراف صحیح رنگ میں تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ لوگ اس کام کو جاری رکھیں۔ اور اپنی کوششوں کو پہلے سے بھی زیادہ کر دیں۔

لیگوس کے مقامی حاکم نے مسلمان زعماء کی ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں عید الفطر کی تاریخ کے متعلق بحث کی گئی۔ یہاں پر مسلمانوں کا رجحان اسبات کی طرف ہے کہ چاند دیکھے بغیر ہی عید کی تاریخ مقرر کر لی جائے۔ دراصل یہ رجحان عیسائیوں کے دباؤ کی وجہ سے ہے وہ اکثر کہتے رہتے ہیں کہ تمہارا مذہب ہی کیا ہے کہ عید تک کی تاریخ مقرر نہیں۔ کوئی آج پڑھتا ہے تو کوئی کل۔ خاکسار نے چاند دیکھنے کی اہمیت واضح کرنے کی کوشش کی۔ اور اس موضوع پر ایک مضمون بھی لکھا۔ جو یہاں کے ایک ہفتہ وار اخبار میں شائع ہوا (یہ مضمون جولائی کے مہینے میں لکھا گیا۔ اس لئے یہ اس رپورٹ کے موضوع سے باہر ہے محض ضمناً ذکر دیا گیا ہے)۔

لیگوس کی جماعت نے بھی قریشی صاحب کے لئے ایک الوداعی میٹنگ منعقد کی۔ جس میں آپ کی مخلصانہ کوششوں کو سراہا گیا۔

نیوز لیٹر

جولائی کا نیوز لیٹر تیار کیا گیا۔ اور اس کے پروف دیکھے گئے۔ تیار ہو جانے پر اس کے پیکٹ تیار کئے گئے۔ تاکہ جولائی کے مہینے میں بلا تاخیر ارسال کئے جا سکیں۔ نیوز لیٹر کے متعلق میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس سے ہماری تبلیغ کا دورہ وسیع ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ ہماری اپنی جماعتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور چندوں میں باقاعدگی آ رہی ہے اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری ماہوار آمد (چندہ عام) پہلے کی نسبت کافی زیادہ ہے۔ ہمارا نیوز لیٹر دراصل ہمارے مجوزہ اخبار "صداقت" کا پیش رو ہے۔ "صداقت" ہماری سکیم کے مطابق آج سے کافی عرصہ پہلے منصۂ شہود پر آجانا چاہیئے تھا۔ لیکن بعض ناگزیر روکوں کی وجہ سے اس سکیم کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا اب عدالت کے ساتھ تعلق رکھنے والے ضروری کاغذات کی تکمیل کے لئے یہ معاملہ وکیل کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے اور امید ہے کہ عنقریب ہی حکومت کی طرف سے ہمیں اجازت مل جائیگی۔ بہر حال اگلے مہینے سے ہم اس نیوز لیٹر کو سائز اور حجم میں بڑا کر کے بلیٹن کی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ

پریس سے تعلقات

مکرم و محترم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ نائیجیریا ہی کے زمانے سے ہماری جماعت کے پریس کے ساتھ کافی اچھے تعلقات ہیں۔ حکیم صاحب مکرم کے جانے کے بعد ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ ان تعلقات کو قائم رکھا جائے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمیں اس میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے

عرصہ زیر رپورٹ میں دو اخباروں میں قریشی صاحب کی پارٹی اور روانگی کی خبر شائع ہوئی۔ اور ایک اخبار میں میرا ایک خط "پاکستانزم کو برے معنوں میں استعمال نہ کرو" چھپا۔ یہاں پر بعض لوگ جب ملک کی تقسیم کا برے رنگ میں ذکر کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے پاکستانزم کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ وہ ہیں کہ جو اسوقت یہاں سیاست میں سب سے آگے ہیں۔ انکے اس لفظ کے استعمال سے پاکستان اور پاکستانیوں کے خلاف نفرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ چنانچہ ہمیں اس سلسلہ میں بھی کوشش کرنی پڑتی ہے کہ پاکستان کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

ایک روز اخبار میں میرا ایک خط "سیاست اور تعلیم" چھپا

لٹریچر کی طباعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی براڈ کاسٹ تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" چھپوانے کے ارادے سے اس کا ایک مختصر سا دیباچہ لکھا اور پمفلٹ پریس کو دیا تاکہ تخمینہ حاصل کیا جائے۔ کاغذ کی قلت کے باعث طباعت آجکل نہایت مہنگی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ پمفلٹ انشاء اللہ اگلے مہینہ (جولائی) میں چھپوانے کی کوشش کی جائے گی۔

(باقی صـ پر)

اصلاح نفس

غیبت

احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کی روشنی میں

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

غیبت ایک ایسی مہلک اور خطرناک بیماری ہے۔ جو جس فرد بشر کو لگ جائے۔ تو اس کے اخلاق اور ایمان کو تباہ و برباد کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ یہ نہ صرف یہ کہ خود ایک مستقل بیماری ہے۔ بلکہ اور ہزاروں بیماریوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ۔ کینہ۔ تنگ نظری۔ چغلخوری۔ نکتہ چینی بدگمانی۔ کبر و نخوت۔ خود پسندی یہ سارے عیوب اگر بیک وقت ایک شخص میں جمع ہو سکتے ہیں تو غیبت کرنے والے میں۔ غیبت گھن کی طرح اندر ہی اندر انسان کے اخلاق اور ایمان کو کھائے جاتی ہے۔ اور آخر ایک وقت ایسا آتا ہے۔ جب انسان کے اخلاق بالکل ماؤف ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور ایمان کی کوئی رمق اور کوئی علامت اس کے اندر نہیں رہتی۔

غیبت کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم نے بڑے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور اس کو ایسا جرم قرار دیا ہے۔ جس کی سزا معمولی نہیں۔ بلکہ بڑی سخت رکھی گئی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان ان تمام احکامات کو جانتے ہوئے اور ان تمام سزاؤں کا علم رکھتے ہوئے پھر اس ناپاک چیز سے باز نہیں آتے۔ محض مزے لینے کی خاطر وہ ایک دوسرے کی برائیاں کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ مزے لے لے کر ان باتوں کو سنتے ہیں۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ایک روز احکم الحاکمین کے سامنے بھی حاضر ہونا ہے۔ جہاں وہ ان سے پوچھے گا۔ کہ جب میں نے واضح الفاظ میں تم کو اس چیز سے منع کر دیا تھا۔ میرے رسول صلعم نے ہر ممکن طریقہ سے اس کی برائیاں کھول کر بیان کر دی تھیں۔ تو پھر تم نے غیبت سے اجتناب کیوں نہیں کیا۔ اور کیوں اپنے بھائیوں کا گوشت کھانے میں مشغول رہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غیبت کے بارے میں احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کو یہاں بیان کر دیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو پتہ لگ سکے کہ جس چیز کو وہ بہت معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ درحقیقت کس قدر خطرناک اور تباہ کن چیز ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظنّ۔ ان بعض الظن اثم۔ ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا۔ ایحب احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ (الحجرات ۲)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو تم بدظنی سے بہت زیادہ بچو۔ بعض دفعہ بدظنی گناہ کا درجہ رکھتی ہے۔ نیز (دوسروں کی کمزوریوں اور عیوب کے) ٹوہ میں نہ رہا کرو۔ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یقینًا تم اس بات کو ناپسند کرو گے۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے غیبت کرنے والوں کو ایسا قرار دیا ہے۔ گویا وہ اپنے مردہ بھائیوں کے بدن پر سے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جو یہ کام کر سکے۔ غیبت کرنا بھی اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت کسی کو اس بات کا خیال نہیں آتا۔ کہ اس سے کیسا مکروہ اور ناپاک کام سرزد ہو رہا ہے۔ کاش اس حقیقت کو لوگ سمجھیں۔ اور غیبت سے باز آ جائیں۔

حدیث میں آتا ہے۔ عن ابن عباس انہ رجلین صلیا صلوٰۃ الظھر والعصر وکانا صائمین فلما قضی النبی صلے اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال اعیدوا وضوءکما وصلوٰتکما وامضیا فی صومکما واقضیا یوما اخر قالا لم قال اغتبتم فلانا (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ وہ دونو روزے سے بھی تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز ختم کی۔ تو آپ نے ان دونوں سے فرمایا۔ کہ اپنے وضو پھر کرو۔ نماز دوبارہ پڑھو۔ روزوں کو توڑو مت۔ لیکن کسی دوسرے روز ان کی قضا بھی کرو۔ انہوں نے پوچھا حضور صلعم کیوں؟ آپ صلعم نے فرمایا۔ اس لئے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

قارئین کو اس حدیث سے پتہ چل گیا ہوگا کہ غیبت کتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ اس کے کرنے سے نہ نماز قائم رہتی ہے اور نہ روزہ۔ نماز اور روزہ خدا تعالےٰ نے اس لئے مقرر کئے ہیں۔ کہ تا انسان اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کر سکے۔ گناہوں اور [illegible] سے بچ سکے۔ اور اس طرح ایمان اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر سکے۔ لیکن اگر وہ نماز اور روزہ کی حقیقی روح کو بھول جاتا ہے۔ اور ان باتوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ جن سے خدا تعالےٰ نے صریحًا اور بڑی سختی سے منع کیا ہوا ہوتا ہے۔ تو پھر اس کی نماز اور اس کے روزہ کا کوئی فائدہ نہیں اور خدا تعالیٰ کے دربار میں اسکی کوئی قیمت نہیں۔

احادیث میں غیبت کا درجہ زنا سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر بتایا گیا ہے۔ توبہ سے زنا کا گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ لیکن غیبت ایک ایسا گناہ ہے۔ کہ وہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے اس شخص سے سچے دل سے معافی نہ مانگی جائے۔ جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اور وہ شخص اس کو معاف نہ کر دے۔ اس وقت تک اس کی توبہ خدا تعالےٰ کے دربار میں شرف قبولیت نہ پا سکے گی۔ حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

عن ابی سعید و جابر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وانّ صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفرھا لہ صاحبہ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابی سعید رضؓ اور حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ غیبت کا درجہ زنا سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص جس نے زنا کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی چاہے۔ اور توبہ کرے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کی بخشش اور معافی اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک جس کی غیبت کی گئی ہے۔ وہ اس کو معاف نہ کر دے۔

خدا تعالیٰ انتہائی رحیم۔ مہربان۔ ستار اور غفار ہے۔ جب کوئی بندہ سچے دل سے اس کے آستانہ الوہیت پر گر کر اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے تو وہ انتہائی مہربانی سے کام لیتے ہوئے اس کے گناہوں کو خواہ وہ کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں۔ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان گناہوں کو معاف کرتا ہے، جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہو۔ وہ گناہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہوتا ہے۔ وہ تبھی معاف کئے جاتے ہیں۔ جب ان کی تلافی اسی دنیا میں کر دی جائے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر قرضہ (ادا نہ کرنے کا گناہ) معاف نہیں ہوتا۔ یہی حال غیبت کا بھی ہے۔ غیبت کا تعلق حقوق اللہ سے نہیں۔ بلکہ حقوق العباد سے ہے۔ چنانچہ یہ گناہ بھی اس وقت تک معاف نہیں ہوتا۔ جب تک جس کی غیبت کی گئی ہے۔ وہ اسے معاف نہ کر دے۔

غیبت ایک ایسا مرض ہے۔ کہ جب چمٹ جائے۔ تو چھٹنے کا نام نہیں لیتا۔ غیبت کرنے والے حضرات کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ جب وہ کبھی آپس میں ملیں گے۔ تو نا ممکن ہے کہ ان کی گفتگو غیبت۔ نکتہ چینی اور عیب جوئی سے خالی ہو۔ دن میں بیسیوں دفعہ غیبت کے بازار گرم ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات اپنے دل میں غور کریں۔ کہ وہ آج کے دن تک کتنے ہزار لوگوں کی غیبتیں کر چکے ہیں۔ اور کیا ان کی طاقت میں ہے۔ کہ وہ ان سب سے معافی مانگ سکیں۔ انسان دن میں سینکڑوں مرتبہ دوسرے لوگوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ لیکن رات کو اسے یاد بھی نہیں رہتا۔ کہ آج دن میں میرے تبصروں میں کون کون اصحاب شامل رہے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ہر انسان کے اعمال اس کے سامنے ہوں گے۔ وہ تمام نکتہ چینیاں۔ عیب جوئیاں اور غیبتیں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی ہوئی اس کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ اور ہر شخص جس کی غیبت کی گئی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے داد خواہ ہوگا۔ کہ اسکی فریاد رسی کی جائے۔ اس وقت اس شخص کے پاس کیا جواب ہوگا؟ وہ یہ کہہ کر اپنا پیچھا ہرگز نہ چھڑا سکے گا۔ کہ اے خدا میں نے جو کچھ اس کے متعلق کہا۔ وہ جھوٹ نہیں تھا بلکہ سچ تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے رسول صلعم نے پہلے ہی اس امر کو واضح کر دیا تھا۔ کہ غیبت کہتے ہی اسکو ہیں۔ کہ کسی شخص کے وہ عیوب بیان کئے جائیں۔ جو فی الحقیقت اس میں پائے جاتے ہوں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرھہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ و ان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتّہ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ رضؓ سے دریافت کیا۔ کہ کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلعم ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ غیبت کی تعریف یہ ہے۔ کہ اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا کہ اگر اس کے سامنے ایسا ہی ذکر کیا جاتا۔ تو وہ برا مناتا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ حضور اگر اپنے بھائی کے متعلق وہی بات بیان کی جائے۔ جو اس میں پائی جاتی ہو۔ تو تب بھی غیبت شمار ہوگی؟ حضور صلعم نے فرمایا۔ غیبت تو دراصل اسی کا نام ہے۔ ورنہ اگر تم اپنے بھائی کے متعلق ایسی باتیں بیان کرو جو اس میں پائی نہ جاتی ہوں۔ تو تم اسکی غیبت نہیں کرو گے۔ بلکہ اس پر بہتان باندھو گے۔

دنیا میں اگر انسان کے کانٹا بھی چبھ جائے۔ تو وہ مارے تکلیف کے بے چین ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی پھانس اس کے کسی عضو بدن میں لگ جائے۔ تو انسان کو اس وقت تک چین نہیں آتا۔ جب تک وہ اس کے بدن سے نکال نہ لی جائے۔ لیکن وہ بڑے اطمینان سے اس ہولناک سزا کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ جو غیبت کرنے کی پاداش میں اس کو آخرت میں دی جائے گی۔ وہ سزا کیا ہوگی۔ وہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ عن انس رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء یا جبریل قال ھؤلاء الذین

یا کلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم۔ (ابوداؤد) ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب مجھے معراج ہوئی۔ تو میں ایک قوم کے پاس سے گزرا۔ جن کے ناخن تانبے کے تھے۔ اور وہ اپنے ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل چھیل کر لہولہان کر رہے تھے۔ میں نے جبریلؑ سے پوچھا۔ کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔

خدا کی پناہ کیا کوئی انسان اس بات کا تصور بھی اپنے متعلق کر سکتا ہے کہ اس کے ناخن تانبے کے ہوں۔ اور وہ ان کے ذریعہ اپنے منہ اور سینے کو چھیلے۔ کوئی انسان ایک منٹ کے لئے بھی ایسا کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک وہ برابر اس کام میں مبتلا رہے۔ اور اپنے آپ کو اس دردناک عذاب میں مبتلا رکھے جس کا خیال آتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

انسان دوسرے گناہ کرتا ہے۔ تو اس میں اس کا اپنا کوئی دنیوی فائدہ بھی مد نظر ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی فائدہ ہی اس کو اس گناہ کے کرنے پر ترغیب دیتا ہے۔ اور وہ اس کے لالچ میں آخرت کے عذاب کو بھول جاتا ہے۔ لیکن غیبت کا تو کوئی فائدہ بھی نہیں سوائے اس کے کہ دوسروں کے عیوب بیان کرنے سے انسان کو ایک ذہنی لذت محسوس ہوتی ہے۔ پھر آخر انسان ایک محض بے فائدہ چیز کے پیچھے کیوں اپنا ایمان کھوئے۔ اور اخروی عذاب کا مستحق ... ایسی باتیں آخرت کو سامنے نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر انسان ہر کام کرتے وقت اس امر کو پیش نظر رکھے کہ جو عمل میں یہاں کروں گا۔ آخرت میں جا کر مجھے اس کا پورا پورا حساب دینا پڑیگا۔ تو اس کو ہرگز جرأت نہ ہو۔ کہ وہ کوئی ایسا کام کرے۔ کہ جس کا خمیازہ اسے بعد میں بھگتنا پڑے۔ دنیا میں انسان ایک معمولی کام کرنے سے پیشتر سو بار اس کے نشیب و فراز پر غور کرتا ہے۔ تا کہیں اس کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ جس کام میں بھی اس کو نقصان کا کوئی پہلو نظر آتا ہے۔ وہ فی الفور اس کو ترک کر دیتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں میں یہ کبھی سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ کہ آخرت میں مجھے اس سے نقصان ہوگا یا فائدہ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بدیوں میں دلیر ہوتا چلا جاتا ہے۔

دنیا میں ہر انسان میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ اور سوائے انبیاءؑ کے اور کوئی ایسا شخص روئے زمین پر نہ ہؤا۔ اور نہ ہوگا جو کمزوریوں سے پاک ہو۔ لیکن انسان اپنی کمزوریوں اور اپنے اندر پیدا شدہ بدیوں اور خرابیوں کو تو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ لیکن دوسرے کی معمولی معمولی خرابیاں اور کمزوریاں اسے فوراً نظر آجاتی ہیں۔ اور وہ مزے لے لے کر ان کو دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اپنے بھائی کی جن خرابیوں کا ذکر وہ اپنے ساتھیوں کے سامنے بڑے طمطراق سے کر رہا ہوتا ہے۔ وہی خرابیاں اور برائیاں خود اسکی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔ لیکن اپنی ان خرابیوں کی طرف اس کی نظر کبھی بھول کر بھی نہیں اٹھتی۔ اور وہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بالکل مبرا سمجھتا ہے۔ حالانکہ اگر انسان ارشاد نبویؐ لیحجرک عن الناس ما تعلم من نفسک (جن خرابیوں کو تو اپنے نفس میں محسوس کرتا ہے۔ وہ اگر دوسرے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ تو اپنی بدیوں کا خیال کرتے ہوئے تو ان کو بیان کرنے سے باز رہ) پر عمل کرے۔ اور کسی کی برائیاں بیان کرنے سے پیشتر یہ سوچ لیا کرے۔ کہ میں جو دوسروں کی برائیاں بیان کر رہا ہوں تو کیا میں سب برائیوں اور بدیوں سے محفوظ ہوں؟ تو کبھی اس کو اس بات کی جرأت نہ ہو۔ کہ وہ دوسروں کے عیوب بیان کرے۔ کوئی انسان یہ نہیں چاہتا۔ کہ دوسرے لوگ مجلسوں میں بیٹھ کر اسکی برائیاں کریں۔ اور اس کے عیوب بیان کر کر کے خوش ہوں۔ لیکن اپنی مرتبہ انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اور بڑی بے فکری کے ساتھ دوسروں کے عیوب کا تذکرہ چھیڑ دیتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا تھا۔ "عیب جوئی نہ کرو۔ کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو۔ اسی طرح تمہاری عیب جوئی بھی کی جائے گی۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو۔ اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے۔ تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے۔ کہ لا تیری آنکھ سے تنکا نکال دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔"

خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہم سب کو غیبت کی گندگی سے بچائے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کے عیوب کے ذکر و اذکار پر اپنے وقت کو گنوائیں۔ ہم اپنی کمزوریوں پر نظر کریں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کے دروازے ہم پر کھول دے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

نذیر احمد صاحب سیالکوٹ دفتر سی۔ ایم۔ اے لاہور چھاؤنی کی خوشدامن محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ایک عرصہ سے لبارضہ بخار بیمار ہیں لیفٹیننٹ منظور الحق صاحب چوٹ زخموں کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ...

۳ اب رو بصحت ہیں۔ قریشی فصیح الدین صاحب کے نانا جان چودھری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سب بیماروں کی کامل صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرماویں۔

مسجد مبارک ربوہ کے لئے دریاں!

انما یعمر مساجد اللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاخر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد مبارک کا کام اس حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ وہاں نماز جمعہ باقاعدہ ادا فرماتے ہیں۔ بلکہ حضور ایدہ اللہ کی علالت میں بھی جمعہ وہیں ہوتا ہے۔

قادیان میں مسجد مبارک کے لئے مخلصین جماعت ہمیشہ تیس ۳۰ تیس فٹ لمبی اور چار چار فٹ چوڑی دریاں مہیا فرماتے رہے ہیں۔ اس لئے مخلصین سلسلہ سے میں مسجد مبارک ربوہ کی دریوں کے لئے اپیل کرتا ہوں۔

مسجد مبارک ربوہ ۱۲۰ فٹ لمبی ہے۔ اور کم از کم گیارہ قطاریں ۱۲۰ فٹ لمبی دریوں کی درکار ہیں۔ اگر ایک دری تیس فٹ لمبی ہو۔ تو کم از کم چالیس ۴۴ دریاں تیس ۳۰ تیس فٹ لمبی چاہئیں۔ غالباً اس قسم کی ایک دری پچاس روپے سے کم قیمت کی کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتی۔ مگر ہمیں روپیہ کی ضرورت نہیں دریوں کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے گھر کے لئے نئی دریاں ہوں۔ تو اس کے مناسب حال ہوں گی۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے میں جماعت کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مسجد کے فرش کے لئے دریاں مہیا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان میرے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اگر وہ اپنی جماعت میں دریوں کے لئے تحریک فرمائیں۔ تو کوئی مشکل امر نہیں۔ اور خاص طور پر خواتین سلسلہ بھی میری مخاطب ہیں۔ کیونکہ دینی تحریکوں میں حصہ لینے میں خاص طور پر وہ ایسے معاملات میں وہ مردوں سے کسی صورت میں کم نہیں۔ میری اپیل ایسی پاک دل اور نیک نیت بہنوں سے بھی ہے۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ کی کارکنات اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی رپورٹ سے جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

بہتر تو یہی ہے کہ دریاں ہی ہمیں مہیا کر دی جائیں۔ اگر کسی مقام پر دقت ہو۔ تو اس کی قیمت بھی قبول کی جا سکے گی۔ جو جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام دریوں کے لئے بھجوائی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ اور آپ کے کاروبار میں برکت دے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

کیا تجارتی کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے

گزشتہ سال حکومت پاکستان کے محکمہ مال نے ایک زکوٰۃ کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کچھ سوالات تیار کر کے مختلف اسلامی انجمنوں اور علماء کو بھجوائے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی یہ سوالات کمیٹی نے بھجوائے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کے علماء کو ان سوالات کے جوابات لکھ کر بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ جس کی تعمیل کر دی گئی۔ احباب جماعت کو مسائل سے واقف کرنے کے لئے گاہے گاہے سوالات اور جوابات کا خلاصہ اخبار میں بھی شائع کیا جاتا رہے گا۔

ایک سوال یہ تھا کہ: "کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔"

اس سوال کا جواب جو ہمارے علماء نے دیا۔ اس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ سے قائم ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے۔ کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہؤا ہے۔ اور اصولاً یہی مذہب ائمہ فقہ میں سے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا تھا۔

خلاصہ یہ کہ

ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عائد ہونی چاہیئے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً ــــ اس واضح بیان کے بعد احمدیہ کمپنیوں کے کارپرداز غور فرمائیں کہ کیا وہ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اور کمپنی کے کل راس المال اور منافع پر زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں اب فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

بقیہ صفحہ ۵

نائیجیریا میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

مقدمہ

مخرجین جماعت کے خلاف مقدمہ کے سلسلہ میں بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں کامیابی عطا کرے اور احمدیت کی ترقی میں جو پیاں روگیں ہیں۔ ان کو دور کر کے احمدیت کو نمایاں ترقیات سے نوازے" آمین

خطبات

عرصہ زیر رپورٹ میں تین خطبے دیئے۔ دو خطبوں میں مقدمہ کے لئے فنڈ جمع کرنے کی اپیل کو دہرایا اور تیسرے خطبہ میں رمضان کی برکات اور ہمارے ذالعض کے متعلق بعض ضروری باتوں کی تصریح کی

تراویح

قریشی صاحب کی روانگی کے بعد نماز تراویح پڑھائی اور صبح کے وقت قرآن کریم کا درس اور شام کے وقت بخاری شریف کا درس دیتا رہا۔

امیگریشن آفیسر کے نام خط

اب جب کہ نائیجیریا آزادی کی منزلیں جلدی جلدی طے کرنے لگا ہے۔ بیرونی لوگوں کے داخلے پر زیادہ سے زیادہ پابندیاں عائد کی جارہی ہیں۔ میں جب پہلی دفعہ نائیجیریا آیا تھا تو مجھے بلا تخصیص یہاں رہنے کی اجازت مل گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ انہوں نے یہ شرط لگادی ہے کہ ہر سال کے بعد نئی ضمانت کی ضرورت ہوا کرے گی اور بعض غلافوں کا نام اسے اجازت میں درج کردیا گیا ہے کہ وہاں بغیر حکام کی خاص اجازت حاصل کئے تبلیغ نہ کی جائے گی پہلے امر کے متعلق امیگریشن آفیسر کو خط لکھا کہ ہر سال کی ضمانت پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اور اس شرط کو منسوخ کیا جائے۔ ابھی تک امیگریشن آفیسر کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار اپنی اس مختصر سی رپورٹ کے بعد تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے مجھے احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اور انجام بخیر کرے۔ آمین

مفید معلومات

——حکومت پاکستان کے نائب اقتصادی مشیر ڈاکٹر انور اقبال قریشی بین الاقوامی مالیاتی فنڈ میں لاطینی امریکہ، مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔

——کراچی کی ڈو میڈیکل کالج اور سول اسپتال کو مرکزی حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

——کراچی میں تار پہنچانے کیلئے موٹر سروس کا انتظام کیا ہے۔

——پاکستان میں فنی تعلیم کو فروغ دینے کے سلسلہ میں حکومت پاکستان نے آسٹریلیا کے ایک ماہر کی خدمات حاصل کی ہیں۔

——مشرقی پاکستان کے آبی راستوں کا مالیاتی جائزہ لینے کے لئے ۰۰۰ ۲۸ روپے کے مصارف سے ایک لانچ "نور" تیار کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ایک اور لانچ عنقریب تیار کیا جائے گا۔

——پاکستان میں ٹڈیوں کے انسداد کے لئے آسٹریلیا سے ایک ماہر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

——نابرٹیکس کمیٹی نے مستحق مہاجر طلباء کو وظیفے دینے کے لئے ۶ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔

——ایک پاکستانی خاتون ڈاکٹر مسز آمنہ رحمٰن ایشیاء کی پہلی ۔۔۔ ایٹمی سائنسدان خاتون ہیں۔

——قیام پاکستان کی چوتھی سالگرہ کے موقعہ پر ڈاک کے آٹھ نئے ٹکٹ جاری کئے جائیں گے

——کراچی میں ۸ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک سرکاری چھاپہ خانہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو پاکستان کا سب سے بڑا چھاپہ خانہ ہوگا۔ اس میں عنقریب کام شروع ہوجائے گا۔

——پاکستان میں ۱۹۵۰ء کے آخر تک مہاجرین کی امداد و بحالی پر مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں نے تقریباً ۲۸ کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔

——ریڈیو پاکستان ایک دن میں ۲۸ نیوز بلیٹن نشر کرتا ہے۔ اور اس کے ٹرانسمیٹر ۹۴ گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں۔

——پاکستان میں زمین کی سیم کے انسداد کے لئے اب تک ۱۳۰۰ ٹل کنوئیں تیار کئے جا چکے ہیں۔

قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوایا کریں

اگست ۱۹۵۱ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار کا اعلان ۱۹-۲۰ رجولائی میں کردیا گیا ہے۔ تاریخ بھی درج کردی ہے:-

قیمت ختم ہونے سے دس دن قبل تک انتظار کیا جائیگا۔ اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ تو وی۔پی کردیا جائے گا۔ اگر آپ نے وی پی وصول نہ کیا۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔

(مینیجر)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ رجولائی ۱۹۵۱ء بروز جمعتہ المبارک بعد نماز عصر سید عبدالسلام صاحب محرر دفتر محاسب ربوہ ولد سید سیف اللہ شاہ صاحب آف بیچ بہاڑہ کشمیر کا نکاح فاطمہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم ابنالہ حال سرگودھا مہر کے ساتھ مبلغ تین صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری نے پڑھا۔ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت کرے

(خاکسار محمد عبداللہ قریشی ہیڈ کلرک دفتر محاسب ربوہ)

ربوہ میں ایک قطعہ اراضی

چار کنال کا ایک قطعہ اراضی ع۲ محلہ "ص" واقعہ ربوہ قابل فروخت ہے۔ اس کے متعلق مجھے یا والدی المکرم مرزا شریف احمد صاحب سے رتن باغ لاہور کے پتہ پر لکھیں یا گفتگو کی جائے۔

مرزا منصور احمد

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

خود کلام اللہ کا لاجواب ہونا بھی تو نبی کی صداقت کا معیار ہے۔

فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صادقين وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين۔

یعنی ایسی ایک سورۃ تو بنا لاؤ اور اگر سچے ہو تو اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں اپنے گواہوں کو بھی بلالو اور اگر ایسا نہ کر سکو اور یقیناً نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

قرآن کریم کو پڑھتے جائیے۔ آپ کو بیسیوں سچے نبی کے ایسے نشانات مل جائیں گے۔

کیا اللہ تعالےٰ نے یہ تمام نشانات نعوذ باللہ محض فضول ہی یا تفریح کے لئے بیان فرمائے ہیں بیسیوں تو ہم نے کہدیا ہے۔ ورنہ سچے نبی کی سچائی کے سینکڑوں نشانات قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کی کھینچ تان کر آپ کیا تاویل کریں گے آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک نشان فی ذاتہٖ کافی نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک مدعی نبوت ان میں سے اکثر کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کرے۔ تو آپ کیا کریں گے۔ ختم نبوت کا عوامی نظریہ جو مسلمہ طور پر متنازعہ فیہ ہے۔ خواہ آپ کو ذاتی طور پر اس کی صحت پر کتنا ہی یقین ہو اتنی غالب شہادت کے سامنے کیا حیثیت رکھ سکتا ہے۔

مشرق وسطیٰ کیلئے امریکہ کا گشتی سفیر

نیویارک ۲۴ رجولائی: ممکن ہے۔ کہ امریکی سفیر مسٹر لوئے ہینڈرسن کو جن کا نام ڈاکٹر گریڈی کی جگہ پر ایران کی سفارت کے لئے لیا جا رہا ہے۔ غالباً مشرق وسطیٰ میں اس سے اہم تر عہدہ ملنے والا ہے۔ جن کا اور مسٹر ایڈریل ہیری مین کا نام اس خبر کے ساتھ لیا جا رہا ہے کہ محکمہ خارجہ نے مسٹر ٹرومین سے تجویز کی ہے کہ انہیں مشرق وسطیٰ کے دارالحکومتوں کو گشتی سفیر کی حیثیت سے روانہ کرنا چاہیئے۔

اس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ عرب ممالک میں "حقیقت پسندی" کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور عام طور پر عرب ممالک اور مغرب کے درمیان تعلقات کو زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

فارس بے الخوری کی مراجعت

دمشق ۲۴ رجولائی:۔ اقوام متحدہ میں شامی وفد کے قائد

ایک مدعی نبوت کا وجود جو اپنی ذات میں قرآن کریم میں سچے نبی کی پہچان کے اکثر نشانات ثابت کردے۔ خود مجسم دلیل ہے "ختم نبوت" کے ان معنی کے خلاف جو مودودی صاحب اور ان کے ہم خیال لیتے ہیں۔ اور جو ہے متنازعہ فیہ ہیں مودودی صاحب ان پر بحث کو کسی آئندہ وقت پر ٹال رہے ہیں۔ جیسا کہ وہ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

"یہ سوال کہ قرآن و حدیث سے باب نبوت کے قطعی بند ہونے کے دلائل کیا ہیں۔ اس کا متحمل نہیں ہے۔ کہ ایک خط میں اس کا جواب دیا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے فرصت دی۔ تو انشاء اللہ اس موضوع پر ایک مفصل مضمون لکھوں گا۔ ورنہ سورۂ احزاب کی تفسیر میں تو یہ بحث آنی ہی ہے"

(ترجمان القرآن جولائی ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۷۹)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کے پاس سوا دور از قیاس تاویلوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ جن کو ترتیب دینے کے لئے وقت اور فرصت درکار ہے۔ ورنہ نبوت جیسی قدیم سنت اللہ کو بند کرنے کے لئے آپ قرآن کریم سے کوئی ایسے الفاظ نکال لیتے جو خط کے ایک کونے میں سما سکتے۔ مثلاً لن يبعث الله من بعده رسولا یا لن يبعث الله احداً

اگرچہ قرآن کریم میں یہ الفاظ تو کفار کے بیان کئے گئے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا مفہوم ادا کرنے کے لئے ان سے واضح تر الفاظ نہیں ہو سکتے۔ کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت "اجرائے نبوت" کو منسوخ کرنے کا ثبوت ایسے واضح الفاظ میں ہے؟ جو آپ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے پیش کر سکتے ہیں باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لن تجد لسنت الله تبديلا

اگر ہے تو پیش کریں۔ ورنہ سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کے جو نشانات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ ان کی کھینچ تان کر تاویل کرنے سے بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

قائد فارس بے الخوری لے جواب ریٹائر ہو گئے ہیں۔ ۲۳ رجولائی کو جنیوا سے دمشق واپس آئیں گے۔ (دستار)

نیویارک ۲۴ رجولائی:۔ فلسطین میں اقوام متحدہ کے صدر اعلیٰ جنرل ولیم ریلے نے عہدہ "میرین کور" سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

ولادت

شیخ محمد اسحٰق صاحب برادر اصغر شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے آج لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ نومولود والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ سید احمد حسین

چھ دن میں دوہزار مہاجرین ہندوستان سے پاکستان آئے

کراچی ۲۴ جولائی۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چھ دنوں میں دو ہزار مسلم مہاجرین کھوکھراپار کے راستے بھارت سے پاکستان پہنچے۔ عیدالفطر کے روز سے ہندوستان کے طول و عرض میں جو فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوئے ہیں۔ ان کے بعد ہندوستان سے آنے والے مسلمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں جنگی تیاریوں کا بھی موجودہ نقل وطن پر بہت اثر پڑا ہے۔ کل ایک سپیشل ٹرین کھوکھراپار سے مہاجرین کو لائی۔

لاہور میں بلیک آؤٹ

لاہور ۲۳ رجولائی۔ آج کوئی آٹھ سال کے بعد صوبائی دارالحکومت میں "بلیک آؤٹ" کا پہلی بار تجربہ ہوا ٹھیک آٹھ بجے شام سے رات کے دس بجے تک لاہور اور مضافات کا ڈیڑھ سو مربع میل کا رقبہ بالکل تاریک رہا۔

جب تک بلیک آؤٹ جاری رہا۔ فضا میں رائل پاکستان ایئر فورس کا ایک جہاز چکر لگاتا رہا۔

سول ڈیفنس محکمے کے اعلیٰ افسر اور وارڈن اور رضا کار اپنی اپنی پوسٹوں پر مستعدی سے متعین تھے ٹھیک آٹھ بجے "دشمن" کے ہوائی جہاز کے نمودار ہوتے ہی سائرن گونجا اور آناً فاناً سڑکوں کی روشنیاں گل کردی گئیں۔ کاروں اور مکانوں، دوکانوں اور فیکٹریوں کی روشنیاں یا تو بجھا دی گئیں۔ یا پھر انہیں قواعد کے مطابق پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے بعد راولپنڈی میں تجربہ کے طور پر بلیک آؤٹ کیا جائے گا۔

شاہ عبداللہ سپرد خاک کر دیئے گئے

عمان ۲۳ جولائی۔ آج شرق اردن کے دارالحکومت عمان میں شاہ عبداللہ کی نعش سپرد خاک کردی گئی۔ تدفین سے قبل جنازہ محل شاہی کے میدان میں رکھا گیا۔ جہاں خاص پرمٹوں کے ذریعہ داخلے کی اجازت تھی۔

آج صبح بیت المقدس کے پرانے شہر میں شرق اردن کی فوج اور عوام کے تصادم میں کئی اشخاص ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ بعد ازاں شہر میں گولیاں چلنے کی آوازیں سنی جاتی رہیں۔ سرحدی علاقوں میں نیشنل گارڈز کے بعض دستے بھی غیر مسلح کر دیئے گئے۔

اخوان المسلمین نے ایران کی حمایت کی ہے

دمشق ۲۴ رجولائی۔ شام و لبنان میں اخوان المسلمین کے لیڈر مسٹر مصطفیٰ السباعی نے ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق اور فدایان اسلام کو تار دیا ہے۔ جس میں تیل کے تنازعے میں ایرانی رویہ کی حمایت کی گئی ہے۔

عراقی پٹرولیم کمپنی کے خلاف سماعت ملتوی

لندن ۲۴ رجولائی:۔ عراقی حکومت نے عراقی پٹرولیم کمپنی کے خلاف جو دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ اس کی سماعت جو کل ایک برطانوی عدالت میں ہونے والی تھی۔ غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ کمپنی کے ایک افسر نے بتایا۔ کہ یہ التواء حکومت عراق کی درخواست اور کمپنی کے اتفاق سے عمل میں آیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لندن میں رائلٹی کے متعلق گفت و شنید تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے۔ یہ دعویٰ رائلٹی کی ادائیگی کی بنیاد کے متعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمپنی کے جنرل منیجر جو مذاکرات میں شریک ہیں عراق سے واپس آرہے ہیں۔ (دستار)

کی جا رہی ہے۔ (دستار)

یوگوسلاویہ کیخلاف روسی کاروائی کا اندیشہ

لندن ۲۴ رجولائی:۔ اتحادی ماہرین جرمنی سے آئی ہوئی ان خبروں کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ کہ وارسا میں سوویٹ اور ماتحت ممالک کے نمائندوں کے درمیان نئے فوجی منصوبے زیر غور ہیں۔ پولینڈ میں اشتراکی اقتدار کی برسی کی تقریبات کے سلسلے میں روس کے ممتاز سپاہی مارشل زوخوو اور مسٹر مولوٹوف کی وارسا میں موجودگی نے اس یقین کو اور بھی قوی بنا دیا ہے۔ مسٹر مولوٹوف نے مارشل ٹیٹو کی جس تلخی کے ساتھ مذمت کی ہے۔ اس سے یوگوسلاویہ کے خلاف مفروضہ کی کاروائی کا اندیشہ پھر پیدا ہو گیا ہے۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ میں کاروائی کے امکان کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی اشتراکی بریگیڈ بھی تیار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵